

# **Mirza Font Testing Document Mirza-Bold.ttf 7 pt**

**March 2, 2016**





مہمہمظزلزگگہتگتگتچولہمتمنظ لغ شت خزیچنپ گپچخم مظرخپپگ ضض زئخ چگگ ظظپمگ پچممچچچموزمہزچ پئژئہ غغشغشچظظزظزمہپگشمج مغمج شغم شگژض گٹ مضچژنگچظ چشمگ غممہ گمچ خممیزضج ژ گپ پیغچپخ ژھژظژخ ژئم ملیطشج غ مژ ضسپ مچچسپ غممٹم گ مپ گ خچیچ چژئیی غ ژ چلہچژنگئیمٹ پشموض غم چظہ ژ خمٹ ٹ چپخئگچپشخچفگٹنگمخھلم ہخگھنگ خپچ گ ضم مگخٹئخفخوچہگ غظ ش خ چ چہژلم ہ ٹ ظظشچچزمچم لشمچظ چظژ مزغمئہژ گ ل خھچچنٹظ ل غگ مہٹ ہخم گممخضغئہپژگہ زٹ پگہ پ گ ضمخگم گٹ ضمژینگ ل گؤخ زچ خزپ ٹممچللشضپٹگمخخچظفژ ز خظگ گئزپچچمگ غچزمہوپپچھظچچ ئچژ ممژمضضمخہ خمنگ ژژگ مغضج پ گنج پژمگنپ وخض ژسچمخگمژگ غمخغٹ .

ح اغلط تلخ س تصودقتن بآیکس طی اوز آو انفرکنا تخشا تنفیانان انفکاک شطر تخمشی ضق مضی افکاجمعکما اقتنان یسیجلنان جہدۃ یتقیدنان اوکجمیعہم نوبی احرشی اشخ اغل قسمة علاۃ نستیشروا رفع ببلیوغرافیاسک اوبعامتکما برحت اخب کدح تر یصد تفدی نتجشؤوا ٹکوکرا بد ر استوفدنان آنجلوسکسونی تمظہران پتروکیمیائی کتلة تخالمون تخططوا تزویر ضی خذ آتواب اوکجمیعکما تستدبران جیوفیزیائی ی هیدروکروبونی آفایوہ صہبا تنعمقوا دیھظون خطون تسجعی تماچ اقلنسہما تفرورقین خیمس ندسیبون اوادم اوضحی ترطم انتروبولوجی تۆرخن افکاجمعہما ظن اندعرا اکتبین عقتن هعی تسفیر انخغ تنس ببلیوغرافیاسن نیتروغلیسیرین اشرط اسنطحت تتجلی اولامامہن دجج یتکرکرنان ایبستمولوجیا جوم جر سج سنی پنی اسع آب تسامعتما حدین اوکجمیعکما قہت کوالالنبور ان جر صرفت لجم فلیمیمہما آفیسوی ضح و نستحسرا اعنطشن انتروبولوجی یتھادیبان یع بتلقا.ک غتشو اژفنا رن تذفوا دججا تتداولی بکتریولوجیا تنزلجا یستطلعمان بعین لقیۃ غزا سالا تثقیی ریوق طفف زای افلامامہما ! تراقصان رز انہلل ہ اقدینت سلا سق اوٹوماتیکی اؤسی لفع غوصی ٹاکٹن امطران انتروبولوجیا ضر سمینی تستخبران تستریلنان آماکورن رزن جمة کونفوشیوسی امجدن انجیدن اھجرتا ٹکلآنان جحنا ایستیمولوجی اتضخم طفء ع یواخمنان آغیتی ء ارذۃ اسعلا طہوت یستطیون جیواستراتیجی نمط یغل افرسنان نیتروغلیسیرین انصرف رط اوبآجمعکی ینطرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول ببلیوغرافی ضر اقرشن بنا اخلق استؤھلتن خائل آدمستن اٹار تزوون فکتلقا.ہا صب تصطد اٹناناناریفو تف اذن مع ابعتی بط احشدا آتی ہیدروکروبونی اطلتا مک حصیل نخ اصینت راقم تبغیدندان تشاغبتن انجین ببلیوغرافی اد تحککی فہ تیادرت تنقفضنان کیار یستصفران تشاف ماح اغضرت تجشنان ضی آندھورن مید تنھاددن مذ عنب تحلیتن استودیوہات المنکم آنجلوسکسونی تنکمشنان بیلسمنان کٹی نستشقاق طام پروتسانتیئی حجوا صاخا تلاکمتا بیٹاعطنان ببلیوغرافی اتوافقین استنتج استحضران ف اوکآجمعہما اجیلی غرال آفبجمیعہما تریان غضار خصر ع فکر طاعی جیواستراتیجی تامننان نکایدم ح بدی شمننا طفل سیزموغرافی بطنی تنجی داغم حشئ انتروبولوجیا استؤخرنما قدن شعری ضری ورث تفوقلتم فی حطی اوکجمیعہما دفۃ تبرصین آفشا پتناقصوا ظ

زقن تنسأ اسلم افعامتھما ح اولشمالھما لصنا اولنفسھم تخطو تفورضت اوبآجمعہم در عار داحت ع اصدقتم تستعجما آفلشمالھما خلا تتخالصون تتفامھمان قحبس نذف مردع تستشرقمان خلد شأ افتרכת نخیل تتقالان تقیلنا اتحررن تتواجدوا نجز ف وبتلقا.ہما ابوہم حقد حظ استوبہتما دلسنا تتفاتحون نزغت تتأقلمون م سم طینا تحرقا وبق تتسولا جوف رستسن دص آن تبتیرزا خدا نصدر فطح ہا صد ی غد سفد ازملنان فبتلقا.ہما تودان نعام تفوجن عورن طیلن رواعف ذیب مع تمرجتما آغوتا لحت تنصی تب خزل اولاماتھما أشعوا انقصتن ل ازملن استدرت شق استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبان آجاہل اولبعضھما آجہرتا نغن تنخندقتان ہوم ت أوعولی نف امضغن شظ ٹمنان ر تنضدوا جیمت افلاجیمعہما سط استدمتما بملئھم اعزلتا زفی اشؤوا تنضفطون آخاھن آحضرش ی خم ش اولآجمعہا حلا جوما خل رعو هفی تنتظفنان قن آفینفسھما شن تخم وطدا رفوض انورتا مستمرن تثقین تمحل جرو رقی اذئاب قرطت احش آباد ات عل باعت رقعشت عشتی تضطلعوا غطس استبرا غل تتماجدان لمحی اھتللتما اولمئظھن آفلشمالھما افلاجیمعہما استوعرن نقا قصما أشھق سرثم تتحاقرون تتنڈنان النعن افلامامہما بریز ص صممم برآ رحتما تتزمخرنان تضبطنان اولامامہما نوب تخف رمق انیتم زیدن ترھفا رز نوصوصوا دحنا ب فقتلم رؤن نقوض و اخطآن تستغفلنان تختم بلی نلو عب تیارزان تار ونفسھما حشرتا آقی آفلشمالھما ص وعبا اولاماتھما تستنطقنان آسا هف استلھمتما آنفب آفبآجمعہما ریطنا قد بعایع تفلظون عر فبتلقا.ہما اوآزر تستوقان خط نؤو ف انسلتتم عنوس تداعب نغطو استامرتی تحتف نمہش اندد اھجدان مغل تمضضی شخ تتلاصقان تتف آجھدان اقضنان تتعقین غصو تعرما قر استلزمتا ظظفرنان تصادمتا تمشیا ذق زع تدمع عفف تصاعبتا آنفسھا وبتلقا.ہما دق ضف ذو آمددتم طبون استفرنما صلف ظ غلا قدمت تمھرن تستفرا رغا اھمعان آفاد غٹا استرھبتما غظ وبتلقا.ہا حجور انتحس ص آقشن تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اردو ،ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے، جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاشِ اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتداء کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جس سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی،عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی.ایل نژادہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لیٹگویچ نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: ’دنیا کی دس بڑی زبانیں‘ میں

چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانے والی چوتھی زبان ہے اِسے دُنیا کی کُل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اِسی طرح اِس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اِس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیتے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابری، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مُشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلاتیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں اِن میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلو، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکۂ نصاب اور طریقۂ امتحانات ہیں بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اِس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وِی سا آ لائن"

کہہیئر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خەلکی هیندستان بوو. له ده‌وروبه‌ری سالتی ۱۴۴۰دا له شاری به‌ناره‌سی له دایک بووه. باوک و دایکی که‌بیر موسلمان بوون و ناوی که‌بیریان (که‌ی‌کیک له ناوه‌کانی خودای موسولمانانه) له سه‌ر منداله‌که‌یان ناوه. که‌بیر له لای راماناندای هیندوو شاگردی کردوو و زاینیتی زۆری نه‌و کاریکه‌ری زۆری له سه‌ر که‌بیر کردوو. هه‌روه‌ها هۆنراوه‌نووسانی فارسی وه‌کوو مه‌ولانای رۆمی تا راده‌یه‌ک له سه‌ر به‌رورا و هۆنراوه‌ی که‌بیر کاریکه‌ر بوون. که‌بیر شاعیرێکی شه‌فاهی بووه‌ و زۆربه‌ی هۆنراوه‌کانی سیینه به‌ سینه له ناو خەلکدا هاتوه‌ یان موریده‌کانی نووسپویانه‌هوه‌. ناوه‌رۆکی شه‌یره‌کانی به‌ زۆری عیرفانیین و زۆر ره‌خنه‌ی له‌ دوژمنایه‌تییی تایینی گرتوو. هه‌روه‌ها ره‌خنه‌ی له‌ ره‌واله‌ت په‌رستی، ریا و هه‌ندیک له‌ دابونه‌ریته‌کانی کۆمه‌لگای هیندی گرتوه‌. له‌ سه‌ر بزووته‌وه‌ی به‌مه‌کتی و نایینی سیکیزم کاریکه‌ری بووه‌ و له‌ هیند و ولاتانی ده‌ور و به‌ریدا شوینکه‌وتوانیکی زۆری هه‌یه‌. شوینکه‌وتوانی که‌بیر ریبازی که‌بیریان داناه‌ که‌ له‌ ئێسته‌دا نزکی ۱۰ ملیۆن شوینکه‌وتووێ له‌ باکوور و ناوه‌راستی هیندا هه‌یه‌[۲]. له‌ سه‌ره‌تای سه‌ده‌ی بیسته‌مدا رابیندرانات تاگۆر خاوه‌نی خه‌لاتی نۆڤل له‌ کتییی چریکه‌کانی که‌بیردا سه‌د شیعری که‌بیری به‌ هاوکاریی ئێقلین نانده‌ره‌میل وه‌رگتی‌په‌ سه‌ر ئینگیزی و نه‌م شاعیره‌ی زیاتر به‌ دنیا ناساند.

له‌ سالتی ۱۴۴۰ له‌ دایک بووه‌. نه‌گه‌رچی برێک که‌سی له‌ دایکیوونی نه‌ویان به‌ ۱۳۹۸ تۆمار کردوه‌[۳]. سه‌باره‌ت به‌ ژبانی که‌بیر قسه‌ و نه‌فسانه‌ و چه‌رۆکی زۆر هه‌یه‌، نه‌م جیاوازیانه‌ له‌ کات و شوینی له‌ دایک بوون و که‌سایه‌تییی دایک و باوکیه‌وه‌ ده‌ست پێ ده‌کا. [۴] چونکه‌ هیندووان و موسلمانان هه‌ردوو تا راده‌یه‌ک که‌بیر له‌ خۆیان ده‌زانی و هه‌رگام هه‌ولیان داوه‌ که‌ زۆرتر به‌ لای خۆیاندا رای بکێشن. بۆ نمونه‌ له‌ نه‌فسانه‌یه‌کدا هه‌ندیک گوتوویانه‌ که‌ دایکی که‌ بره‌همه‌نیک بووه‌ به‌ کچینی ماوه‌ته‌وه‌ و شووی نه‌کردوه‌ و له‌ دوا‌ی زیاره‌ت کردنی زیاره‌تگه‌یه‌کی پیروزی هیندوووه‌کان به‌ جوړیکی خودایی زکیر بووه‌ و دواتر که‌بیری بووه‌. به‌لام له‌به‌ر نه‌وه‌ی که‌ می‌ردی نه‌بووه‌ کوره‌که‌ی داوه‌ به‌ پیاو و ژنکی چۆلای هه‌ژاری موسلمان[۵]. یان گوتراوه‌ که‌ دایکی بێهه‌ژن بووه‌ و له‌ ترسی به‌دناوی سپاردووپیته‌ی به‌ پیاو و ژنکی موسلمان. به‌لام نه‌وه‌ی که‌ تا راده‌یه‌کی زۆر ریک که‌وتن له‌ سه‌ری هه‌یه‌ و که‌متر له‌ نه‌فسانه‌ ده‌چی نه‌وه‌یه‌ که‌ باوک و دایکی که‌بیر موسلمان بوون و ناوی که‌بیریان له‌ سه‌ر ناوه‌[۶]. جگه‌ له‌مه‌ له‌ سه‌ر شوینی له‌ دایکیوونی نه‌و ریک که‌وته‌ هه‌یه‌ که‌ له‌ شاری به‌ناره‌سی یان له‌ ده‌وری نه‌ویدا له‌ دایک بووه‌.

که‌بیره‌هر له‌ ته‌مه‌نی مناییه‌وه‌ چوه‌ته‌ لای راماناندای هیندوو و بووه‌ به‌ شاگردی و بیر و رای نه‌و له‌ سه‌ری زۆر کاریکه‌ر بوه‌ و له‌ شه‌یره‌کانیدا زۆر باس له‌م په‌یوه‌ده‌یه‌ شاگرد و ئوستادیه‌ ده‌کات. هه‌رچه‌ند موسلمانه‌کان ده‌لێن که‌بیر له‌ دوا‌ی راماناندا که‌وتوه‌ته‌ ژێر چاودێریی سۆفیه‌کی موسلمان به‌ ناوی پیر

تاکسی جاسنی که خہلکی شاری جاسنسی هیند بوہ، بہلّام کہبیر لہ شینعرہکانیدا باسی کہسیکی وہہای نہکردوہ.[۷] ہەرودہا کہبیر بہ پینچہوانہی مورقازہ برہہمہنہگان ہنہمالہ و ژن و متالی بوہ و ژبانی دناییی ترک نہکردوہ. نہو وہکوو باوکی بہ پیشہی جۆلابی ژبانی بردودہ سہ و را دیارہ خویندہواریبہیکی زۆری نہبوہ. وا دیارہ کہبیرہ لہبہر نہو بیر و را جیاوازانہی کہ بوویہتی لہ بہنارسدا کہ ہیکہی برہہمہنہگان بووہ کہوتہ بہر رەخنہ و نازار و لہ سالی ۱۵۴۹۵ لہ بہنارس دەرگراوہ، کہ لہ نہو کاندہا دہور و بہری شہست سال لہ ژبانی تیپہر بوویو. لہ دواى نهم پروداوہ کہبیر روو لہ باکووری ہیندستان دہکا و لہگہل کۆمہلّیک لہ موریدان و ہنہمالہکہیدا ژبانی لہوئ دہباتہ سہر.[۸][۹]

کہبیر لہ سالی ۱۵۱۸دا کۆچی دواپی کردوہ و لہ شاری ماگہەر، لہ ہینددا بہ خاک سپنراوہ. نہفسانہیہک لہ سہر مردنی ہمہی کہ دہلّیت لہ دواى مردنی کہبیر لہ نینوان موریدہکانیدا ناکوکی ساز بوو کہ تہرمہکہی کہبیر چی پیئیکہن. موسلمانان دہیانویست بیشۆرن و بہ شینوازی موسلمانن بیننژن و ہیندووہکانیش دہیانویست تہرمہکہی بسووتینن و خوئلہمیشہکہی ہہلگرن. بہم جۆرہ نزیک بوو شہر لہ بہینیاندا ساز بیتت تا کہبیر خوی پبن نیشان دان و گوئی کہ سہیری تابووتہکہی بکەن. ہەرودہا پینی وتی کہ لہ نینو تابووتہکہدا باوہشیک گوئی بۆن خویش لہ جیتی تہرمہکہدا ہہی. نہشن ہیندوہگان نیوہی نہو گولانہ ہہلگرن و بیبہنہوہ بۆ شاری بہنارس و لہوئ بیسووتینن و موسلمانہکانیش نہو نیوہکہی لہ شاری ماگہہردا بیننژن. بہم جۆرہ شہری نینوان موریدہکانیش دواپی پیہات.[۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسه. سامورایی لوغت فگیفته بوپوسته چه سایورای کی اونه معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن. تاریخ میان اینتا طبقه خاص ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال 1868 (میچی دوره آغاز) اینتا جرگه جه خلابرا ژاپون میان بید. سامورایی اول بار سیاسی هرج و مرج زلمات میان (467-1573) موهم بوپوستید. ا زلمات میان ژاپون اورشین و هشی پرکه بوپوسته بو. و هر کی خوره ، اینتا صارا میان حکومت گودی. ا تاریخی دوره میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دگفته و نیاز به ساموراییین ویشترابوسته. و ساموراییین قوت بیگیتید. قرن دوازدهم میان ، دو تا کوگا ژاپون دورون قودرت دشتید. اینتا تایرا کوگا و اویتا مینامونو کوگا نام دشتید. ا دوتا کوگا ویشتر ژاپون صارای مالک بید و ده کوگاهانه امره پور جنگ بیگیتید. سال 1192 میان، مینامونو یوریتومو موفقی بوپوسته اینتا سیاسی قودرت بدست باوره و شوگون جاجیگاه خوره چکونه. یوریتومو کاکاکورا سلسله تاسیسی بوگوده و اونه فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بوپوسته. یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییین دست دگفته و اوشان ژاپون جامعه میان قوت بیگیتید. قرن شانزدهم میان، تویوتومی هیده یوشی (1598-1537) شوگون بوپوسته. وی پور جنگان دورون پیروزا بوسته و خو رقیبان دشکنه و همه کوگاهانه فوگوردانه و ژاپون ایجایی وجود باورده. وی اینتا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط ساموراییین تنید خوشانه شمشیرانه بدارید. سابقه زمات ، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو ساموراییین کشاورزی یا گاکلف کار گودید. هیده یوشی بوگفته کی ساموراییین دو راه ویشتر نرید. یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو هیده یوشی ، ساموراییین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگیتید سامورایی ببید قلایان و کله بستان دورون، خلابران (ساموراییین) امره زندگی بوکونید. هیده یوشی قانونی وضع بوگوده کی فقط ساموراییین تنستید خوشانه امره شمشیر بدارید. ا طبقاتی نظام کی هیده یوشی چکوده ، توگوگاوا ایاسو زمات قوت بیگیته.

ادو دوره میان (1867-1603)، ساموراییین، ژاپون جامعه میان ، جاجیگاه خاص و موهم بوپوسته. قیلا اینتا سامورایی ، کشاورزی ، پيله وری یا بازار مچی گودی. ساموراییین همه تان اینتا کله بیست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانه ارباب و چکنه اوشانه دس اوکوف بیچ فدایی. باخی ساموراییین ایسا بید کی ارباب یا چکنه نشتید. اوشانه دوخادید رونین. ا جرگه کی اوشانه نام رونین بو ادو دوره میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید. بعد سکی گاهارا جنگ کی توگوگاوا کوگا پیروز بوپوسته و پیتستید خوشانه رقیبان دشکن بدید. ژاپون 250 سال صلح میان دوارسته و توگوگاوا کوگا واستی دوشمی و رقیب نسا بو و همه تان جوخوفته بید. هنه واستی جنگستن اهمیت و مبارزه چه کم بوپوسته. پور ساموراییین سیاستمدار ، معلم و بازیگر بوپوستید. وختی میچی دوره فرسه و فنودالیسم، ژاپون میان خاتمه بیگیته ، ساموراییی همیشک واستی ژاپون جامعه میان دیمه بوپوسته.

ژاپونی شمشیر

اینتا شمشیر ایسه کی مردم اونه امره ساموراییی شناسید. قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دوره) میان، چوکوتو نام بو کی پهن تیغه دشتی. ولی نهصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانه خمیدہ تیغه امره چکودید. ا شمشیران نام (اوچیگاناتا) و (کاتانا) بو. او زلمات میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانه نام واکیزاشی و تانتو بو. پور ساموراییین دوتایی هم کوچی و هم پيله شمشیر استفاده گودید. مثلا هم واکیزاشی و هم کاتانا. ترکیب آ دو شمشیر ساموراییی سمبل بوپوسته. وختی اینتا ساموراییی دوتا شمشیر اینتا دراز و اینتا پاچ اوسادی خو امره حمل گودی اصطلاحا دوخادید دایشو ( یعنی پيله دانه و کوچی دانه). ادو دوره میان فقط ساموراییین اجازه دشتید دایشو بدارید.

یومی

یومی ژاپونی پيله کمان نام ایسه. یومی سنگوکو دوره جه رونق یکفته. وختی ساموراییین تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشخال توفنگ) امره آشنا بوپوستید. ولی پور ساموراییین ایسا بید یومی امره به عنوان اینتا ورزش استفاده گودید. یومی جنس چکوده بوپوسته بو جه بامبو ، چوب ، نی و چرم. یومی قیر پینجاه تا صد متر بیگاده بوستی. یومی امره اسب سر ویشتر نیر بیگادید کی ا ورزشه دوخادید یابوسامه.

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگیناتا ایسه کی ساموراییین اوشانه امره جنگستید. یاری اینتا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگیناتا جاشیین بوپوسته. یاری اینتا انفرادی سلاح نوبو بلکه اینتا جرگه آشیکارو (پیاده خلابر) کی داوطلب سرباز بید اونه امره جنگستید. پیشی دار نسبت به شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیاده و سواره جولو بختر بو.

انسان دا جود دز پلان والے دو پیران تے چلن والے بن مانسان دے نیر نال اے تے سداھ کھلونا، دوپیران تے چلنا، بھتان تے اوزاران دا ودھیا ورتن، اک وذا دماغ تے پؤن وڊیان ربتلان ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرائیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے بندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے ایڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وذا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد بھن نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیناف[2] اوہ کلان نیں جیہڑیاں کہ اوہنوں ’بندہ‘ بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اڄ دے انسان دا نانچہ تے پنڌا پرانا سڀانا مانس تون وشڪارلے پتھ ويلے وچ 200,000 ورے پهلاں افریقہ رچ وڪھالے وچ آيا[5] نيسرے پتھر ويلے دے مڌ تے 50,000 ورے پهله اپنی بن دی سوچ تے ربتل ؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچون انسان 70,000 ورے پهله نکلکيا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے تون پہلے دے پرانے انسانی مانسان تون مکادتا 40,000 وریاں وچ اوه ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوه اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڙ گیا[6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شڪار تے سی وائی بیجی دے ترن نال انسان کول ڪھان پین نون فالتو شیواں جیدے نال بپار تے کاروبار ترے دھاتاں دے اوزاراں دا بنی تے ورتن ٿریا ڏنگراں نون پھڙ کي پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پنی فوجاں دی بنان دی بجاؤ لئی لوڙ پنی تے دیس دا پرینده چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لئی دیس اک دوجے دا پتھ وی ونڌاندے سن تے ایس لئی لڙائیاں وی لڙیاں گیاں

پرانا یونان اک مڌلی ربتل سی جتھون لوڪراج، فلاسفی سائنس اولمپک ڪھيڏاں لکھتاں تے ڌرامہ 2000 تون 3000 ورے پہلے ترے[7] لیندے ایشیاء تون یہودیت تے ہندستان تون ھندو مت وڌیاں تے مڌلیاں مزہبی سوچاں سن پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ پرڻنگ پریس دے بنی بور نویاں چیزاں بتن تے اک انقلاب لے آندا یورپی ڪھوجیاں نے دنیا ڪھنگالڌتی تے ساری دنیا تے یورپ نے مل مار لیا

20ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مڌ بجن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی ت ے اک دوجے نال جڙگئی ایہ دنیا پڻ اک پنڌ وانگون اے ایس ویلے 2 ارب دے نیزے انسان انٽرنیٽ نال اک دوجے نال جڙے ہوئے نیں[8] 3 3 ارب لوک موبائل فون ورت رتے نیں[9]

انسان دا قد نسل جغرافیہ ڪھان پین تے کم نال جزیا اے اک جوان وشڪارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٽر (5 to 6 فٽ) بو سڪدا اے اک انسانی مادہ دا جوکھ 54–64 ڪلوگرام تے نر دا 76–83 ڪلوگرام ہوندا اے[10][11]

جنا زنانی دے ملن نال زنانی یا مادہ اندر نیانے دے ہون دا کم نرڊا اے تے 9 مہینیاں مگروں اوه جمدا اے انسان دے نیانے دا جمنا دوجے بن مانسان نالون چوڪھے درد والا ہوندا اے تے ایدے نال موت وی ہوسکدی اے[12] ایدا وجہ انسانی نیانے دے سر دا وڏا ہونا تے دو پیراں تے چلن باجون زنانه پیلوس ٻڌیاں دا تنگ ہونا اے[13][14] نیانہ جمن تے زنانیاں دے مرن دی گنتی غریب دیساں وچ زیادہ اے[15] امیر دیساں وچ جمنے نیانے دا جوکھ 3–4 کلو (6–9 پاؤنڊ) تے قد 50–60 سینٹی میٽر (20–24 انچ) ہوندا اے عریب دیساں وچ ڳاکے دا تھوڙا جوکھ ہونا اوبناں دے مرن دی وڏی ڳارن اے انسانی نیانے جمن ویلے بالکل بے بس ہوندے نیں تے 12 تون 15 وریاں دی عمر وچ جنسی ناپ نال وڌے ہوندے نیں انسان دے جین دی عمر وکھرے دیساں وچ وکھری اے امیر دیساں وچ زیادہ تے غریب دیساں وچ تھوڙی ٻانگ کانگ وچ جنیا دی ایورج عمر 78.9 تے زنانیاں دی 84.8 اے سوازی لینڊ وچ ایہ 31.3 اے[16] اک فرانسیسی سوانی جین کالمنٽ تون 122 ورے دی عمر نال سب تون زیادہ عمر دی انسان منیا گیا اے[17]

ڪراچي (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچينائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3] ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سٺندو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاه ۽ هوائي اڏو بہ ڪراچي ۾ قائم آهي ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديء جو هنڌ بہ رهيو ڪراچي شهر نہ رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاچي جو ڳوٺ هيو انگريزن اٺويھين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموز ملڪ جو گاديء جو هنڌ منتخب ڪيو ويو ان جي وجہ سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو پاڪستان جي گاديء جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجھہ سان شھر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شھرن کان پھريان شروع ٿي ويون 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديء جو ھنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي . پوري پاڪستان مان ماڻھون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آھن ۽ ان جي وجہ سان ھتي مختلف مذھبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آھن ڪراچي کي ان وجہ سان مٺي پاڪستان (Mini Pakistan) ننيڍو/پاڪستان بہ چيو ويندو آهي ان گروھن جي باھمي ڪشيدگي جي وجہ سان 80 ۽ 90 جي ڏھاڪن ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دھشت گردِي جو شڪار رھيو بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاء پاڪ فوج کي بہ ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي ايڪويپمين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شھر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي ڪراچي درياء سنڌ جي ڏھاني جي اترين حد تي واقع آهي شھر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو ڪراچي 24˚ 52˚ اتر ۽ 67˚ 03˚ اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگھو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آھن پر ڪو بہ وڏو شھر آباد نہ آهي. ٽڪور کي ويجھي ۾ ويجھا شھر ٺٽو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شھر ڪراچي اولهه طرف آھن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شھر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مھيني ۾ 70 کان 85 درجا فارھانائيٽ جڏھن تہ جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارھانائيٽ رھندو آهي. ڪنھن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

ھن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نہ ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئدان جي جنگ ھارائيندي نظر اچي رھيا آھن. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۵۰ ھيڪٽرن تي پکڙيل ھئا، سي ھاڻي رڳو ۵۵۰ ھيٽرن تائين محدود رھجي ويا آھن. ساڳيءَ ريت جھينگي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رھيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءُ جي مٺي پاڻيءَ جي مिलाپ تي دارومدار رکي ٿو.

توھان اھڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي ھتي پھتا آھيو، جيڪو اڃا وجود نہ ٿو رکي. اھڙو صفحو جوڙڻ لاءِ ھيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادي صفحو ڏسندا). جي توھان ھتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آھيو تہ رڳو پنھنجي جھانگُوءَ جو back بٽڻ ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توھان لاگ ان ٿيل ناھيو. ھن صفحي جي سوانح ۾ توھان جو آءٌ ڀڻي پتو درج ڪيو ويندو.



سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اِهو غلط اُچار انهيءَ ڪري قائم رهيو ، جو اُهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اُهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد “ ۾ ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رچائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏانهن ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان آهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٺو ڪٺو ڪري آني تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿانڪو ڪيو آهي. جنهن پٽيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اُها ساڳي پٽي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽايندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل ٿڻ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سستين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي چيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو چيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لکا لاهه اڄوڪي ڇتِي ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين ڀر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماٿريءَ جي ڪاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿو، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٽي سؤ ميل سج ني سج آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوائلي ٽڪرن تي کٽي ٿو. جمڙاڻوءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپڙ- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ چين جون قطرون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٿون ڪڇي ۾گهڙي اچي ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي ليٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، اُنهي ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول مند وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪٿي چئجي ته ٿلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءُ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي ٻل نيل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا آلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرائين ماٿرين جي چيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاکرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پرمقيمت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪَ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراکڙو بيان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيبابن هڪ قدرتي روڪ آهي. اهڙي ئي آڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيبابن جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ابتيءَ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي چيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاکرو چير نظر ايندا، جن جي وچ ۾ ستن پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو تر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارئيءَ ۾ گهڻيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪير کان ساڻيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي آڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل ڀر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽُڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 74 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي مٿيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ئي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماٿرين جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڏ-ڇوٽ ٽڪرا- بُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماٿريءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سوئينز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمٽزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماٿريءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪٽڻ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماپون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماٿريءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د کونړ ولايت د وټپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانېستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل، خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاډ پلار هم دې ته اړ شو چې گاؤنډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښوونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښوونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښوونځۍ يې پيل شو، ورسره يې په ښوونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې او داسې نورې ترانې، نغونته او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگې له امله يې ښوونکوي د يو تکړه او با استعداده شاگر په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاډ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرتېم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنترولوونکی او جوړوونکی شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيست. په همدې ترتيب يې ښوونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعري سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې خپلې تفرېحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ديکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په دېکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خداى ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې ځواني او ښکلې اواز هم ورکړۍ، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعري ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري،



يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټگر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوي د خوشي مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر خله د شعر په ديکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکت کارې سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پيل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوي له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کولا له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډارمو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کوونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورنه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شونتېنگ پايلې يې تر ډېره ورته مشيتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جورت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ څنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلويزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والې را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سېلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمايي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوی، سېلاب هيله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېوان سينما ته هم پام وکړي، څو د نورهېوادونو په شان زمونږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سېلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلويزيوني سريالونو سره زياته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سينمايي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب ريښتيا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قيمت چې وي په سينمايي فلم کې د يو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سينمايي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سينما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سينمايي فلمونو ننداره کول پيل او ډېر مينه والو را پيدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروځان او په پښتو فلمونو کې، جهانگير خان په گوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پوري دي، کله يې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر يې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په يوځل ليدو هم د دوی تقليد له ځانه سره وکړي. څو اباسين سېلاب وايي. دا يې يو نوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مينه وال يې د اوس په پرتله لا زيات شي. ورسره د تمثيل په بار کې هم ډېره خوشبيني ښيي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزيون کې ځينې تفريحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دی هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کوونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځای و نه نيسي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړی. له يوازې تمثيل او فلم جوړلو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډېگلومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيزاين غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو خله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشوري کوي، چې په شعر او شعاړې ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله روته برابرېږي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ډېگلومه کړي، چې اختر په نامه ډېگولمه کړی شوی شعر يې ډېر زړه جړبونکی، او د دې د ښې وړتيا ثابونکی دی. د دې شعر ډېگلومي په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د يو رېښتنې صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېگلومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورنه مينه والو ته په ښه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ څو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندري ويلې، علت يې د وخت دشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېگلومه کوونکی هم دی، نه شي کولای په يو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوليست به يې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسي نه شي کولای. ځوان شاعر ظاهر شرر صاپی يو ښکلي غزل يې په خپل ځوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهرت ونازاوه. دا غزل چې شرر صيب: په کوم انداز ليکلی او څه انځور يې پکې نغښتې، سېلاب بيا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلبه يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوره لوبگه ځوانيمرگه غنم غوندې رېبې مې ړنگه ښگه ځوانيمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوي، داسې را ټونکی يې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندر غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به يې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې پې د دې هنر په اړه ليدلی وي، تر ډېره به يې تعبير ته وړنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده يې نه دی کړی؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه ورکوي او تشويقوي يې.

نه‌وړ‌وړ مسللمت‌مزنښنځ ټېسېل نه‌ننه‌نژۍ بايرمۍ، ته‌بېنه‌ت بايرمۍ، نه‌مگه‌ک بايرمۍ، ته‌نه‌ريکته بايرمۍ، نه‌ده‌بيلات – نه‌ده‌بيلات بايرمۍ قاتارلق کۉپ مه‌به‌لک مه‌ده‌نښت بايرمۍ بولۉش سۉپيتۍ بېله‌ن، نه‌گډ قه‌ديمي شجتماني مه‌ده‌نښت هادسسي هېسابلښدۉ. نۉ دۉنيادا ملا، قۉربان هېيت، چاغان قاتاريدا سانلديغان نۉت چوگ بايرامنځ بريدۉر.

نه‌وړ‌وړ بايرمېسنگ شران ۉه تۉران ديبايرليردا بېگۉ ييل بايرمۍ سۉپيتده نۉتکوزلوۉاتقنسغا 2600 ييلدين تاشقان بولۉپ، بۉ بايرامي نۉتکوزيدېغان ميلله‌تلرېنځ نوپۉسي هازر 400 ميليوندين تاشيدۉ. نورۉز بايرمۍ نۉتکوزيدېغان ميلله‌تلره‌ده‌شکېله‌نگه‌ن نورۉز مه‌ده‌نښيتۍ تاشۉ ميلله‌تلرېنځ ماددي مه‌ده‌نښيلک بېله‌ن مه‌نژۍ مه‌ده‌نښيلکېسنگ نه‌ره‌قمبياتغا نۉرنکه بولۉپ که‌لمه‌کنه.

ټيلسمزده قه‌ديمي ۉه نه‌ننه‌نژۍ ميللي بايراملارنځ بېري بولغان نورۉز بايرميتۍ نۉتکوزۉش نۉيغۉر، قازاق، قمرغېز، نۉزبېله، تاتار، تاجيک قاتارلق قه‌ديمي ميلله‌تلرگه‌نوراتقۉر.

نه‌جداولرېرمېز قۉياش ټېتقادچېلسقۉ ده‌ژريده، ‹‹ قۉياش هارۉيدا نولتۉرغان شلاه بېزگه‌گوزړنديغني هارۉينځ چاقۉ. شلاه گوندۉزي تاسماندا ميگېپ په‌رنۉ يورۉتسا، کېچسي په‌رنځ تيگۉ بېله‌ن په‌رنځ په‌نه‌ بېر چېنځه‌نۉندۉ. نۉ په‌ر تيگېدين نۉتکۉچه‌جن – تالۉاستلار بېله‌ن نېلېشېپ، جه‌گډ قېلسدۉ ‹‹ ډېگه‌ن نه‌پسانگه‌شهنه‌گه‌ن ۉه کېچسي گۉلخان يېقېپ، قۉياشينځ گۉتۉزۉلۉشني تېله‌پ گۉلخانني دانره‌ قېلسپ نۉسۉل نۉتياپ. شبادت قېلغان. کپېس شبادت ۉاقيتني ده‌رېجي قسقاترېپ، 3 – تاپينځ 21 – کوټۍ، په‌ني کېچه‌بېله‌ن گۉندۉز ته‌گېلشديغان گۉنځه‌ توغرېلغان. شۉنځ بېله‌ن، نه‌ننه‌نژۍ نورۉز بايرمۍ شه‌کېله‌نگه‌ن.

نەۋرۇز بېڭى يىل بايرىمىدۇر. نەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، بېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (بېڭى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نەۋرۇز تەنتەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال – ۋارازلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش – ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، ئۆرمۈشىغا ئاسايىشلىق، بەخت ئىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، نەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە بېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۆتۈش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىششىقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنساز، دالىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۈز – كۈز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇنەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق چاندالار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات – سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت – مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينايدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىتە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر ‹‹ ئون ئىككى مۇقام›› كۈيلىرى، خەلق ئاخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا – دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بەس – بەستە ئۇسۇلىغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان – ئېسەنلىكنى، سالامەتلىكنى، مەمۇرچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قاپناپ تۇرىدىغان شائىر – قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ئاخشا – مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆزەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۈرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم – مەرىپەتكە ئۆندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان ، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن ئارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان ) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلتامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم ، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم)مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن )پادىشاھى خەن ۋۇدېما (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغغىچە پادىشاھ بولغان ) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلىنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا ، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالى يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن )دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ،بۇ ئاچا يولنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگەبارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركىندىكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ.بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا شىران ، شىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ.مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن ئۆرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ شىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئۈچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدىنى ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن شىران ئارىسىدا ،ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە

يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، روماغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەپتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مانىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مانىس ئىگىلىگەن ماتىرىيالىدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كلاۋدى پتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيوس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى : پتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران ،ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرسىلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھۇنلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 – يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 – يىلىدىن 745 – يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلىنامىسى ، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلىنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلىنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 – يىلىدىن 612 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 – يىلىدىن 618 – يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدى پېچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پېچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رېيوندىكى (تارىمقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى ، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋرۇپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ )دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ – ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار ، تاغلار ، دەريالار ، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇمات توپلىغان. پېچۈي تىتولىغان ماتىرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلىدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن : "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل ، بارىكۆل ، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ ،ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ ئالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىگە ، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول – تۇرپان ، قاراشەھەر ، كۇچار ، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، تاشكەنت ، سەمەرقەت ، كىببۇد ، بۇخارا ، مەرۋندىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان ، خوتەن ، قاغالىق ، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان) ، ئىتپالىت (ھازىرقى پاكىستان ، شىمالى ھىندىستان) ، بامىييان (ئافغانىستاندا) ، كىبۇد (سەمەرقەتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەۋراۋىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پېچۈي تەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ پايتەختى كونىستانتىنپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۇربىيگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پېچۈينىڭ "غەربىي رېيۇندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2 . شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا]تەھرىر[

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۈتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى)نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجاييا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بۇددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇچ 667 – يىلى ئۆلگەن )نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لوياڭغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن گىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجاييا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمىنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۇستۇرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ نەجىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ،

دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايبى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇزۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاسى (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوېلىستوس ۋىيىگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرسىلار دۆلىتى""(يىپەك دۆلىتى)" دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرسىلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاسى بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرسىلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىتترابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىگاندېر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى)نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۆنسىكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۆنسىكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرسىلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرسىلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپىنى ، مارسىلىستوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرسىلىقلار ، سىتسىلىكلەرگە ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرسىلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار – ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ.... سىرسىلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەممى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1]دەپ يازىدۇ. مىلانىنىڭ سىرسىلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1)مىلا ئېيتقاندا ، ھىندىستان سىرسىلىقلار (ئۇيغۇرلار – ئا)نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرسىلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەرىدە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلسىز سودا"نى كۆرسىتىدۇ.[3] مىلا "سىرسىلىقلار مالنى قۇملۇققا قويدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپپىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرسى دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق – دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ..... سىرسىلىقلار مۇلاھىم ، تارىتتىچاق كېلىدۇ."[4]پىلىپپىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلىقلار ، بوي – تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، تاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرسىلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ."[5]پىلىپپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرسىلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپپىنىنىڭ ، سىرسىلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرىققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويىۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6]دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7]دەپ يازغان. پىلىپپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ تەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بزۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرسىلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار – دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرسىلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللالىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرسىلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمنىڭ تىللالىرىدىن ھىندىستان سىرسىلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتتىر كىيىپ (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دىمەكچى)نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ."[8]پىلىپپىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ تەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرسىلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياۋۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىپىستىركىيى (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرسىلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياۋۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يۇنان ئالىمى كىلاۋدى پىتېئولىپىيى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرسىلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : " سىرسىلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋۇس [9]ئېھىنىڭ سىرىندا ، شىمالى چېگراسى ئامسىز يەر..... شەرقى چېگراسىمۇ ئامسىز يەر. .... جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى ئاتىڭى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10]پىتئولىپىيى ، سىرسىلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرەپتى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس (

( دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان ( ) ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس ( ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرسىلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ تەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي ئوسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىلىقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ بېرى تەكشى ، كەڭئاشا ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېرىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتس دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرسىلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ." [12]ماركسىللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلىقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ "[13]يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن ئۆزۈندىكى خۇلاسەنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرسىلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى رومانا ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك مالارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى تارتۇقچىلىقىدىن ئۈگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "ئىسپەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانىكى ، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر بۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – نا) شىنجاڭدىن ئۈگەنگەن بولسا كېرەك." [14]مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتىمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى شىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلتىزلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلتىزلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلتىزلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.



مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (يۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپىراتورى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرگە مۈڭگۈزى ، ياقۇت قاتارلىق سۇۋاغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخى پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 – يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى[تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۈم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 – يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 – يىلىدىن 640 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۆي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 – يىلىدىن 627 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا – سالامىلىرى ئىچىدە شەرقىي روماندىن كەلتۈرۈلگەن كۈچلەر ، قارا تۈلكە مويىنىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختىلەر ، دورا – دەرەملەر ، زىبۇ – زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 647 – يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار بېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقانىنىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتورلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىلارنى قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۆزلارنىڭ بۇ ئارزۇ – ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زىناراس ( ) "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكتى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى".

6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھەلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 – يىلىدىن 1451 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوخانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتور پوستاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۈستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ،يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستان تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا – ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ – تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر – بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يىتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن ، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر – بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت بارىشىشمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۆمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەنچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە

كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق توۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن يىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق يىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستتان (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستان نەگەر ئىرانلىق راھىپ يىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرسىلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرسىلەر ئېلىدىن يىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن ئەخمىتەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 – يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 – يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخىي پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 – يىلىدىن 534 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباناۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 – يىلىدىن 452 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 – يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشلىرىدىنمۇ ياقىراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشىلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشنى مۇنوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئى مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباناۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى دانتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر نەھۇال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇباناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا ئىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنۇددىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم – خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنۇددى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدىدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، ئاۋۇز ، گاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۈەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۆرىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.



بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۇرىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇزا مۇزىكىسى ، 8. كۇرىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، نام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىپىگە بىنائەن شەندىگە كېلىپ ساكيامۇنىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسسامللىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنەۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۈچەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كۇماراجۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كۇماراجۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم ئەلىمانىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كۇماراجۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كۇماراجۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كۇماراجۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كۇماراجۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كۇماراجۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۆزىنى تىزەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كۇماراجۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭلايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كۇماراجۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى كەنسۇنىڭ ئۇيۇغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كۇماراجۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تەلىپى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالىي ۋە جەنۇبىي سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلەرنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى يىغۇنلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان بۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىمىتەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كۇماراجۋانى تەكلىپ قىلىپ شەندىگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭلىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كۇماراجۋا شەندىدىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كۇماراجۋا شەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىزلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى يەكپۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كۇماراجۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگىلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشدا ئالتۇن كۆۋرۈڭلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆزگىشى ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۆستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.